بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ وَنَبْشِيْرٌ يُسَلِّمُ عَلَى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر — روشن دین تنویر

یوم — منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۹ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ — ۳ تبوک ۱۳۴۷ ہش — ۳ ستمبر ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۹۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان خطا کرتا ہے مگر دعا کے ساتھ آخر نفس پر غالب آجاتا ہے

اس سے مت گھبراؤ کہ ہم گناہوں سے ملوث ہیں گناہ اس میل کی طرح ہے جو کپڑے سے ہر وقت دور کی جا سکتی ہے

"عام لوگوں کی عادت ہے کہ صرف دنیا کے واسطے دعائیں کرتے ہیں۔ وہ دنیا کے کیڑے ہیں۔ اصل دعا دین کے واسطے ہے اور اصل دین دعا میں ہے۔ یہ خیال نہ کرو کہ ہم گنہگار ہیں۔ ہماری دعا کیونکر قبول ہوگی۔ انسان خطا کرتا ہے مگر دعا کے ساتھ آخر نفس پر غالب آجاتا ہے۔ اور نفس کو پامال کر دیتا ہے کیونکہ خداتعالیٰ نے انسان کے اندر یہ قوت بھی فطرتاً رکھ دی ہے کہ وہ نفس پر غالب آجائے۔ دیکھو پانی کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دے۔ پس پانی کو کتنا ہی گرم کرو اور آگ کی طرح کرو۔ پھر بھی جب وہ آگ پر پڑے گا تو ضرور ہے کہ آگ کو بجھا دے۔ جیسا کہ پانی کی فطرت میں برودت ہے۔ ایسا ہی انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ہر شخص میں خداتعالیٰ نے پاکیزگی کا مادہ رکھ دیا ہوا ہے۔ اس سے مت گھبراؤ کہ ہم گناہوں سے ملوث ہیں۔ گناہ اس میل کی طرح ہے جو کپڑے پر ہوتی ہے اور دور کی جا سکتی ہے۔ تمہاری طبائع کیسے ہی جذبات نفسانی کے ماتحت ہوں، خداتعالیٰ سے رو رو کر دعا کرتے رہو تو وہ ضائع نہ کریگا۔ وہ حلیم ہے اور غفور الرحیم ہے۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

انصار اللہ کا تیرھواں مرکزی سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا تیرھواں سالانہ اجتماع اپنی سابقہ روایات کے ساتھ مورخہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ اخاء (اکتوبر) ۱۳۴۷ ہش ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

انصار اللہ و دیگر احباب سے گزارش ہے کہ وہ اس اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

7

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ تبوک۔ کراچی سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے مورخہ ۳۰ ماور ۳۱ ظہور کو بذریعہ تار جو اطلاعات موصول ہوئیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ نزلہ زکام کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ ویسے حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

--- مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈاک مورخہ ۴ تبوک (ستمبر) کے بعد کراچی کے پتہ پر نہ بھیجی جائے۔ بلکہ حسب معمول ربوہ کے پتہ پر ہی ارسال کی جایا کرے۔

--- مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:

محترم مرزا رشید احمد صاحب کے چند بچوں کو باؤلے کتے نے کاٹا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو صحت عطا فرمائے اور ہر قسم کے برے اثرات سے انہیں محفوظ رکھے آمین

محترم شہاب محمد عمر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کا انتقال

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۲ تبوک۔ نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے مربی اور دیرینہ خادم محترم شہاب محمد عمر صاحب فاضل آج صبح ساڑھے آٹھ بجے ربوہ میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم شہاب صاحب مرحوم کو جنت میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین۔ جنازہ آج شام کو کسی وقت ہوگا۔

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

"ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال ربوہ) بھیج سکے۔ خواہ اس کے گھر میں کالج ہو۔ اگر وہ انہیں بھیجتا اور اپنے ہی شہر میں تعلیم دلواتا ہے۔ تو وہ کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض) (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۴۲ء)

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں احباب اپنے قابل اور اچھے نمبر لینے والے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں تعلیم کے لئے بھجوائیں۔ یہاں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا بھی خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ نوجوانوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔ داخلہ ۹ ستمبر ۱۹۶۸ء کو شروع ہوگا۔ (پرنسپل)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۲ تبوک ۱۳۴۷ ہش

یورپ میں نشہ آور چیزوں کا بڑھتا ہوا استعمال

آج کل مختلف اخبارات میں ہیپیز (Heppies) کے متعلق بہت چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ ایک غیر ملکی خاتون نے ایک روداد اس عجیب مخلوق کے متعلق لکھی ہے جس کے کچھ اقتباسات روزنامہ نوائے وقت لاہور کے ایک مقالہ میں دیئے گئے ہیں۔ ہیپیز کون ہیں مقالہ نگار لکھتے ہیں :-

"یورپ کے "بے فکرے" نوجوان جنہیں "ہیپیز" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اب صرف اپنے ملک کے لئے ہی نہیں بلکہ دنیا کے بیشتر ملکوں کے لئے دردِ سر بن کر رہ گئے ہیں صنعتی دور کی پیچیدگیوں، ہلاکت خیز ہتھیاروں کی ایجاد کے باعث ہر دم جنگ کے منڈلاتے بادلوں اور مادہ کو بُت بنا کر پوجنے کے رجحان نے یورپ میں ایک ایسے طبقے کو جنم دیا ہے جس نے ان عوامل کے خلاف منفی ردِ عمل کے اظہار کو اپنا مستقل رویہ بنا لیا ہے ـــ یہ نوجوان نسل ہر قسم کے بندھے ٹکے اصولوں کے خلاف بغاوت پر آمادہ ہے ـــ معروف ضابطہ اخلاق کا ان کے ہاں گزر نہیں۔ ان کا مطمحِ نظر اب محض ہنستے کھیلتے زندگی گزارنا ہے ـــ پرسکون زندگی، خواہ اس کے لئے انہیں بھیک کیوں نہ مانگنی پڑے۔ منشیات کا سہارا کیوں نہ لینا پڑے، اور حتیٰ کہ جسم ہی کیوں نہ بیچنا پڑا ـــ بلکہ ان کے ہاں ان امور کو کسی درجہ میں بھی عیب نہیں گردانا جاتا۔ بلکہ یہ طبقہ اپنے حلقے سے باہر کے لوگوں کو بڑی رحم بھری نظروں سے دیکھتا ہے کہ بجائے کن "جھمیلوں" میں پھنسے ہوئے ہیں! معاشرے کے ضوابط کا خود کو غلام بنا کر اپنی زندگیاں "اجیرن" کر رکھی ہیں اور ان کا یہ اندازِ فکر اس بنا پر ہے کہ انہوں نے "بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست" کے مقولے کو حرزِ جاں بنا رکھا ہے۔ جب زندگی کا مقصد ہی عیش و آرام قرار دیدیا جائے تو پھر کیسے اصول اور کیسے ضوابط! چنانچہ اس طبقہ کے افراد من مانی پر اُترتے ہیں تو قانون، اخلاق، مذہب اور معاشرے کے تمام اصول و ضوابط کو پاؤں تلے روندتے گزر جاتے ہیں جس سے معاشرے میں ابتری پھیلتی ہے اور ایسے باشعور لوگ جو فرد اور معاشرے کے باہمی رشتے اور اس کی اہمیت سے واقف ہیں، جو جانتے ہیں کہ کائنات کا نظام کچھ اصول و ضوابط کی پابندی پر استوار ہے ان کی سرگرمیوں کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ ان کی ناپسندیدہ سرگرمیوں کا دائرہ اس لئے وسیع ہے اور اس کے خلاف ردِ عمل یوں ہمہ گیر ہے کہ اس طبقہ کے افراد سیاحت کے بہت رسیا ہیں۔ یہ کسی ایک ملک میں کم ہی قیام کرتے ہیں۔ ان کی زندگی خانہ بدوشوں کی سی ہے۔ چنانچہ یہ جہاں بھی جاتے ہیں اپنے "نقشِ کفِ پا" وہاں چھوڑ جاتے ہیں یا بقول شاعر ؎

یہ اعجاز ہے حسنِ آوارگی کا
جہاں بھی گئے داستاں چھوڑ آئے

اور یہ ان کے "حسنِ آوارگی" ہی کا اعجاز ہے کہ مختلف ملکوں کی حکومتیں ان کے طرزِ عمل سے سخت نالاں ہیں کیونکہ وہ جانتی ہیں کہ ان کے چھوڑے ہوئے "نقشِ کفِ پا" ان کے نوجوانوں کے لئے کسی اچھی منزل کا سراغ ثابت نہیں ہوں گے بلکہ ملک و قوم کی تعمیر و ترقی سے بے نیاز ہو کر وہ ایسی فضا میں سانس لینا شروع کر دیں گے جس میں چرس کی بُو رچی بسی ہے اور جہاں روح کو پانے کی دُھن میں جسم کو بھی تج دیا جاتا ہے۔" (نوائے وقت ۲۸ ۸/ ۶۸)

ایک غیر ملکی صحافی خاتون اپنے تاثرات اس طرح بیان کرتی ہیں :-

"برطانوی سفارت خانے میں میں ایسی نوجوان لڑکیوں سے ملی جو کابل میں ٹھہری ہوئی تھیں۔ ان میں کوئی "مذہبی سچائی" کی تلاش میں تھی اور کوئی نشہ آور اشیاء کی تلاش میں۔ اور کوئی ان دونوں کی تلاش میں! لیکن ان سب کا مشترکہ بیان یہ تھا کہ مغرب کی مادیت نے انہیں "فراری" بنا دیا ہے۔ یہ سب کی سب اعلیٰ یا اعلیٰ متوسط طبقہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان کے ماں باپ دن رات اپنی دولت میں اضافہ کرنے میں مصروف ہیں۔ انہیں اس کا فکر نہیں کہ ان کی بیٹیاں کابل میں آہستہ آہستہ موت کے مُنہ میں جا رہی ہیں۔ ان میں سے بعض تو قدرے سُرعت کے ساتھ موت کا رُخ کرتی ہیں۔ ناقص خوراک اور طبی سہولتوں کی کمی نے ان کی زندگی کی میعاد نمایاں طور پر کم کر دی ہے۔ بعض اوقات غیر ملکی سفارتی نمائندوں کو مطلوبہ افراد کی تلاش کے لئے بدنام ترین جگہوں کا رُخ کرنا پڑتا ہے۔ ایسے افراد بعض اوقات تو قابلِ علاج ہوتے ہیں مگر عموماً ان کے زندہ رہنے کی امید ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ یہاں ایک ایسا ہوٹل بھی ہے جو تمام "ہیپیز" میں مشہور ہے ان میں سے اکثر و بیشتر ادھر ہی کا رُخ کرتے ہیں۔ یہاں ہر قسم کی نشہ آور اشیاء طلب کرنے پر فوراً مل جاتی ہیں۔ چنانچہ اگر اسے "ہیپیز" کی جنت کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔"
(ایضاً)

ان اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ اس مخلوق نے آج امریکہ اور یورپ میں جنم لیا ہے تاہم مشرق اس طرزِ زندگی سے ناآشنا نہیں ہے بلکہ زمانہ قدیم سے مشرق میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں جو زندگی سے فرار کے لئے نشہ آور چیزیں استعمال کرتے آئے ہیں۔ آج چونکہ یہ بات یورپین لوگوں میں نمایاں طور پر نظر آتی ہے لیکن مشرق میں چین۔ برصغیر ہند۔ افغانستان وغیرہ ممالک میں مدتوں سے ایسے ٹھکانے موجود ہیں جہاں "خوش باش" لوگ اکٹھے ہو کر چرس۔ بھنگ وغیرہ نشہ آور اشیاء استعمال کرتے ہیں۔ تقریباً ہر شہر میں ایسے اڈے اب بھی موجود ہیں جہاں ہمارے بے فکرے جمع ہو کر اسی قسم کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ البتہ مشرقی اور مغربی نشہ بازوں میں یہ فرق ہے کہ آج یورپ میں ہر بات کی طرح نشہ بازی بھی ایک منظم تحریک کی صورت میں نمودار ہوئی ہے۔ مشرقی لوگ۔ چونکہ فطرتاً شرمیلے واقعہ ہوئے ہیں ان میں جو لوگ ایسے طور و طریق اختیار کرتے ہیں وہ عام سوسائٹی سے اکثر الگ رہ کر کرتے ہیں اور ان میں بے حیائی تک نوبت نہیں پہنچتی۔ نیز یہ گروہ اکثر مردوں پر مشتمل ہوتے ہیں اور عورتیں بہت ہی کم نشہ باز ہوتی ہیں۔ تاہم یورپی نشہ باز عورتوں اور مردوں دونوں پر مشتمل ہیں۔ دوسرا بڑا فرق یہ ہے کہ یورپ میں یہ تحریک خاص کر نوجوانوں میں چل رہی ہے اور امیر اور دولتمند لوگوں کے لڑکے اور لڑکیاں جو آزادی کی دلدادہ ہیں اس طرح کی زندگی کے رسیا ہو جاتے ہیں۔ مشرقی لوگوں میں بھی اگرچہ یہ لت نوجوانوں ہی سے شروع ہوتی ہے لیکن وہ ایسا چھپ چھپا کر کرتے ہیں۔ اکثر عمر رسیدہ لوگ ہی بھنگی چرسی دیکھنے میں آتے ہیں +

الغرض مغرب اور مشرق دونوں ہی میں "فراری" لوگ پہلے بھی تھے اور اب بھی ہیں۔ مگر ہیپیز کا معاملہ اس لئے سنگین ہو گیا ہے کہ وہ کھلم کھلا فلسفہ فرار کا اظہار کرتے ہیں اور تمام ملکوں میں پھیل رہے ہیں۔ اس کی ایک وجہ تو ظاہر ہے کہ آجکل دنیا سب کے لئے جانی پہچانی بن گئی ہے۔ پہلے زمانوں میں بھی اگرچہ ایسے لوگ دوسرے ملکوں میں سفر کرتے تھے مگر مواصلات کی وہ سہولتیں نہیں تھیں جو آجکل ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ دُنیا میں ہمیشہ ہی ایک طبقہ ہر جگہ ایسا رہا ہے جو زندگی سے فرار اختیار کرتا رہا ہے اور آج یورپی Heppies کا معاملہ جو تعجب خیز معلوم ہوتا ہے اتنا تعجب خیز نہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے
کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔
(مینیجر)

امریکہ میں تبلیغِ اسلام کی کامیاب مساعی

• وزیر اعظم مارشیس سے ملاقات اور لٹریچر کی پیشکش • گرجاؤں۔ یونیورسٹیوں اور سکولوں میں تقاریر • لٹریچر کی تقسیم

امریکہ مشن کی سہ ماہی رپورٹ از یکم اپریل تا ۳۰۔ جون ۱۹۶۸ء

(مرتبہ محترم سید جواد علی صاحب سیکرٹری امریکہ مشن مقیم واشنگٹن)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اس سہ ماہی میں بھی امریکہ میں تبلیغِ اسلام کا کام کامیابی سے جاری رہا۔ امریکہ میں ہماری مختلف جماعتیں اپنی اپنی جگہ پر اسلام کا پیغام پہنچانے کی کوشش کرتی رہتی ہیں۔ گفتگو اور لٹریچر کے ذریعہ بھی تبلیغ کا کام جاری رہا۔ کئی ایک نومسلم امریکی احباب ایسے ہیں جن کو تبلیغ کا بے حد شوق ہے۔ وہ ہر وقت اپنے پاس پمفلٹس اور کتابچے رکھتے ہیں خواہ کام پر ہوں یا خرید و فروخت کے لئے جائیں لٹریچر ساتھ رکھتے ہیں اور تقسیم کرتے رہتے ہیں

عرصہ زیرِ رپورٹ میں مختلف حلقوں کے مبلّغین کرام کی طرف سے جو رپورٹیں موصول ہوئیں ان سے ہماری مساعی کی رفتار کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ قریشی مقبول احمد صاحب مبلّغ انچارج امریکہ مشن حال مقیم ڈیٹن اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

دورے:۔ عرصہ زیرِ رپورٹ میں خاکسار نے چھ مشنوں کا دورہ کیا۔ دو ایسے شہروں کا دورہ کیا جہاں ہماری جماعتیں ابھی قائم نہیں ہیں۔

سینٹ لوئیس میسوری کی ریاست میں ایک شہر ہے جہاں ہماری مخلص جماعت قائم ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہاں کے احباب جماعتی کاموں میں خوشی سے حصہ لیتے ہیں یہاں میں پہلی دفعہ گیا۔ احباب کے اخلاص کو دیکھ کر خوشی ہوئی۔ ہفتہ اور اتوار کو دو دن دو اجلاس منعقد ہوئے جن میں احباب کو تلقین کی گئی کہ وہ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ یہاں کے روزنامہ سینٹ لوئیس ڈسپیچ (St. Louis Post Dispatch) کے ایڈیٹر سے ملاقات کی۔ اس نے اپنے اخبار میں اس کی رپورٹ شائع کی۔

اسی طرح مارچ کے آخر میں کلیولینڈ کا دورہ کیا وہاں کے روزنامہ نے میری اور مکرم سید عبدالرحمان صاحب کی تصاویر شائع کیں اور لکھا کہ قریشی مقبول احمد مبلغ پاکستانی جماعت اپنے ممبران سے ملنے کے لئے یہاں آئے۔

خاکسار ۱۴۔ جون کو شکاگو سرکل کے مشنوں کا دورہ کرنے کے لئے ڈیٹن سے روانہ ہوا۔ اس سرکل کے انچارج مبلغ مکرم برادرم شکر الٰہی حسین صاحب ہیں وہاں پہنچ کر ان کی معیت میں خاکسار اپنے شکاگو کے مشن ہاؤس گیا۔ یہ مشن ہاؤس حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے وقت کی یادگار ہے۔ احباب جمعہ پڑھنے تشریف لائے ہوئے تھے۔ چنانچہ جمعہ پڑھایا گیا خطبہ میں خاکسار نے احباب کو تلقین کی کہ وہ تمام ضروری مساعی کو بروئے کار لا کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کر کے ہمیشہ آگے کی طرف بڑھنے کی کوشش کریں۔

Milwaukee مشن کے امیر برادرم زبیر صلاح الدین صاحب نے وسکانسن ہوسٹل میں ایک تبلیغی میٹنگ بروز اتوار ۱۱ بجے صبح منعقد کی جس میں علاوہ مقامی جماعتوں کے احباب کے اردگرد کی جماعتوں سے بھی احباب شامل ہوئے اور بعض غیر احمدی دوست بھی تشریف لائے۔ میٹنگ میں امیر مقامی برادرم زبیر صلاح الدین صاحب برادرم حنیف۔ برادرم شکر الٰہی حسین صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں بعد میں سوالات کے جوابات بھی دئے گئے پریس کے دو نمائندے بھی شامل ہوئے۔

اسی اتوار کی شام کو ساڑھے چھ بجے شریٹن ہوٹل (Sheraton Hotel) میں ایک تبلیغی میٹنگ منعقد کی گئی جس میں احباب جماعت نے شمولیت اختیار کی اس میں برادرم شکر الٰہی حسین صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں اور اسلام کی تعلیم سے احباب کو روشناس کرایا بعد میں سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

سوموار کی شام کو خاکسار ووکیگن کے احباب جماعت کی ملاقات کے لئے گیا۔ یہاں کی جماعت نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ جو بفضلہٖ تعالیٰ سرگرمی سے اور اخلاص سے جماعتی کاموں میں حصہ لے رہے ہیں۔ اس موقع پر ایک نوجوان مسٹر اسحٰق بیعت کر کے احمدیہ جماعت میں داخل ہوئے ان کا اسلامی نام برادرم شکر الٰہی حسین صاحب نے "محمد اسمٰعیل" رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرماوے۔

زائن میں ہمارے مبلّغ برادرم شکر الٰہی حسین صاحب مقیم ہیں اور مقامی احباب میں تبلیغ کر رہے ہیں۔

انڈیاناپلس انڈیانا ریاست کا ایک اہم شہر ہے یہاں پر ہمارے بعض گھرانے احمدی ہیں ان دوستوں سے ملاقات کی اور ضروری نصائح کیں۔

علاوہ ان مقامات کے کہ جہاں ہماری جماعتیں قائم ہیں خاکسار کولمبس اور آکسفورڈ میں بھی گیا جہاں بعض افراد سے واقفیت پیدا کی اور اشتہارات بھی تقسیم کئے۔ چند ایک نے دلچسپی کا اظہار کر کے مزید لٹریچر بھی طلب کیا۔

احمدیہ گزٹ:۔ عرصہ زیرِ رپورٹ میں "احمدیہ گزٹ" باقاعدہ شائع کیا جاتا رہا۔ اس میں قرآن مجید کی آیات کا ترجمہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلماتِ طیبات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات۔ ضروری مضامین اور مرکزی اور مقامی اہم خبریں شائع کر کے جماعت کی تربیت کی کوشش کی جاتی رہی۔

دو اشتہارات شائع کر کے تقسیم کئے گئے۔ یہاں کی لجنہ اماء اللہ کے رسالہ عائشہ میں ایک تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جو آپ نے جامعہ نصرت کی طالبات کی کانووکیشن کے موقع پر فرمائی تھی کا ترجمہ شائع کیا گیا۔

پٹس برگ کی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ۳۰۔ جون کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ جلسہ میں علاوہ دیگر مقررین کے مقامی امیر برادرم احمد شہید صاحب نے "امن اور اسلام" پر تقریر فرمائی اور سوالات کے جوابات دئے گئے۔

یونیورسٹی آف ڈیٹن انٹرنیشنل کلب کی میٹنگ میں برادرم راجہ عبدالخالق صاحب کے ساتھ شمولیت کی اس میں طلبہ و طالبات کو اور خصوصاً طلبہ کے پریذیڈنٹ کو تبلیغ کی گئی۔

ھیل یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ کے نوجوانوں نے ایک میٹنگ میں خاکسار کو "اسلام" کے موضوع پر تقریر کرنے کے لئے مدعو کیا۔ خاکسار نے اسلام کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد میں سوالات کے جوابات بھی دئے گئے اور مناسب لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

مقامی احمدی احباب کے بعض رشتہ داروں کے ہاں جا کر تبلیغ کی گئی اور ان کو پڑھنے کے لئے لٹریچر دیا گیا۔

پبلک میٹنگز:۔ مسجد احمدیہ ڈیٹن میں ہر اتوار کو ڈیڑھ گھنٹہ ایک پبلک میٹنگ منعقد کی جاتی رہی جس میں علاوہ احبابِ جماعت کے غیر مسلم احباب بھی شرکت اختیار کرتے رہے۔ ان اجلاسات میں درس قرآن مجید۔ درس حدیث دیا جاتا رہا۔ اور اس کے علاوہ ایک اہم مضمون پر تقریر کی جاتی رہی اور بعد میں سوالات کا موقع بھی دیا جاتا رہا۔ آنے والے غیر مسلم احباب کو مناسب لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا جاتا رہا۔ ان میں سے مقامی طور پر ایک نوجوان دوست بیعت کر کے احمدیہ جماعت میں بھی داخل ہوئے جو بفضلہٖ تعالیٰ جماعتی کاموں میں دلچسپی سے حصہ لے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے۔

ہر ہفتہ باہر مختلف علاقوں میں جا کر اشتہارات تقسیم کئے جاتے رہے۔

شائع شدہ لٹریچر فروخت کرنے کا بھی اہتمام کیا گیا۔ چند ایک نسخے برادرم میجر عبدالحمید صاحب کی کتاب "اسلام اور عیسائیت" فروخت کئے گئے۔

مرکز سے آمدہ رسالہ جات ریویو آف ریلیجنز۔ ماہنامہ تحریک جدید۔ علاوہ احمدی احباب کے زیرِ تبلیغ احباب میں بھی تقسیم کئے گئے۔

عرصہ زیرِ رپورٹ میں قیدیوں میں سے بعض کے ساتھ خط و کتابت جاری رہی۔

اور ان کو تبلیغی خطوط و لٹریچر بھیجا جاتا رہا۔ بفضلہ تعالیٰ ان میں سے ایک بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔

زائرین:۔ مسجد احمدیہ ڈیٹن میں زائرین بھی وقتاً فوقتاً آتے رہے۔ بعض پادری صاحبان بعض طلبہ غیر ممالک کے (جن میں سے ایک افریقی اور ایک جاپانی تھے) اور بعض امریکی طلباء و طالبات اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے۔ ایک طالب علم اسلام کے موضوع پر مقالہ لکھ رہے تھے ان کو ضروری معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ ان زائرین کو مناسب رنگ میں تبلیغ کی جاتی رہی۔ سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے اور مطالعہ کے لئے مناسب لٹریچر بہم پہنچایا گیا۔

بعض اوقات ہماری اپنی جماعت کے دوست بطور مہمان تشریف لاتے رہے۔ بعض اپنے زیر تبلیغ دوست بھی ساتھ لائے جن کو تبلیغ کی گئی ان میں سے ایک بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔

تعلیم و تربیتِ احباب

مقامی جماعت کے احباب کی تربیت کے لئے خطباتِ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطبات کے اقتباسات بیان کئے جاتے رہے۔ پبلک اجلاسوں میں قرآن مجید اور حدیث کا درس دیا جاتا رہا اور ہر اتوار کو ایک کلاس منعقد کی جاتی رہی جس میں علاوہ خاکسار کے برادرم محمد قاسم صاحب امیر جماعت اور بہن کریمہ شفیقہ صاحبہ لجنہ کی ممبرات کو تعلیم دیتی رہیں۔

مسجد احمدیہ ڈیٹن کی صفائی کے لئے چار وقارِ عمل بھی منائے گئے جن میں قالین کی صفائی۔ کھڑکیوں کی صفائی۔ گھاس کی کٹوائی اور دیواروں کی Painting شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ احباب کو جزاءِ خیر دے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دس افراد بیعت کر کے اسلام میں داخل ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں استقامت عطا فرماوے۔ آمین۔

حلقہ واشنگٹن

اس حلقہ میں خاکسار (سید جواد علی) کام کر رہا ہے۔

تبلیغ انفرادی و بذریعہ لٹریچر:۔ شہر کے مختلف حصوں میں پھر کر سینکڑوں کی تعداد میں اشتہارات تقسیم کئے۔ بہت سے افراد سے گفتگو کا موقع بھی ملتا رہا۔ کئی ایک کے پتہ جات لے کر ان کو بذریعہ ڈاک لٹریچر بھجوایا گیا۔

بہت سے احباب کے لٹریچر کے حصول کے لئے آرڈر آتے ہیں۔ چنانچہ عرصہ دورانِ رپورٹ میں ۱۶۰ افراد کی طرف سے کتب کی مانگ آئی جن کو بذریعہ ڈاک لٹریچر بھجوایا گیا۔ علاوہ افراد کے یہ مانگ کتب فروشوں کی طرف سے بھی آتی ہے۔

ان کتب فروشوں کی طرف سے زیادہ تر قرآن کریم اور اسلامی اصول کی فلاسفی کے آرڈر آتے رہے۔

تقاریر:۔ بعض چرچوں اور سکولوں میں تقاریر کے ذریعہ اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ چنانچہ میں واشنگٹن کی ایک نواحی بستی آرلنگٹن میں ایک پروٹسٹنٹ چرچ کی دعوت پر وہاں تقریر کے لئے گیا ۴۰ افراد کے ایک گروپ کے سامنے پون گھنٹہ تقریر کی۔ بعد میں ۱۵ منٹ تک سوال و جواب کا وقت دیا گیا۔

ایک اور تقریر واشنگٹن کی ایک اور نواحی بستی Bathesda کے ایک یونیٹیرین چرچ میں کرنے کی توفیق ملی۔ اس چرچ کی طرف سے ایک وسیع دعوت کا انتظام کیا گیا تھا جس میں ۲۰۰ کے قریب افراد مدعو تھے۔ خاکسار کو بھی اس دعوت میں شرکت کا موقع ملا۔ بیسیوں افراد کو علیحدہ علیحدہ مل کر اسلام کا پیغام پہنچایا گیا اور اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ اس دعوت کے بعد چرچ میں مذہبی کلاس کے طلبہ کے دو گروہوں کو مخاطب کرنے کا موقع ملا۔ طلباء کے ساتھ ان کے استاد بھی شامل تھے۔ چنانچہ ہر کلاس کو ۴۵ منٹ تک مخاطب کیا گیا۔ بعد میں سوالات بھی ہوئے جن کے جوابات دیئے گئے۔ کافی دلچسپ بحث رہی۔ اس پروگرام کے اختتام پر سب طلباء میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

بالٹی مور میں ہمارے وہاں کے ایک ممبر کو ایک یونیورسٹی میں تقریر کی دعوت ملی چنانچہ انہوں نے طلباء کے گروپ کے سامنے تقریر کی۔

زائرین:۔ ۴۰ کے قریب افراد مشن ہاؤس آئے ان میں سے ایک سوڈانی لڑکی تھی جو ایک مقامی یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہے۔ اس کے نانا احمدی ہیں۔ اس کی والدہ بھی احمدی ہیں مگر اس کے والد اور یہ لڑکی خود احمدی نہیں ہیں مشن میں آنے پر اس کو تبلیغ کی گئی اور عربی میں بعض کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں۔

اسی طرح سوڈان کے ایک نوجوان طالب علم بھی مشن میں آئے۔ یہ دوست غانا اور نائیجیریا اور سیرالیون کا دورہ بھی کر چکے ہیں اور اب مزید تعلیم کے لئے امریکہ آئے ہیں۔ غیر از جماعت ہیں۔ مندرجہ بالا تینوں ملکوں میں وہ کئی احمدی دوستوں سے ملے اور احمدی جماعتوں کے مراکز کا دورہ کیا۔ احمدیہ جماعت کی تبلیغی کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کو کچھ لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔

ایک امریکی دوست پی۔ ایچ۔ ڈی قرآن کریم خریدنے کے لئے مشن میں آئے۔ کافی ذہین اور قابل آدمی ہیں احمدیہ جماعت کے کام سے بخوبی واقف ہیں۔ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ ان سے گفتگو ہوتی رہی۔

مہمان نوازی

فجی کے ایک مخلص دوست لطیف احمد صاحب بمع اہلیہ مشن میں تشریف لائے دو دن قیام کیا۔

ایک غیر از جماعت دوست پاکستان سے کسی ٹریننگ کے لئے آئے۔ ایک احمدی دوست کی وساطت سے ہمارے مشن کا پتہ کر کے مشن میں آئے۔ دو دن ہمارے مہمان رہے۔

فلاڈلفیا کے بعض احمدی ممبران مشن ہاؤس میں آئے۔

اسی طرح کئی ایک اور زائرین بھی آتے رہے۔ ان سے گفتگو ہوتی رہی ان کو اسلام پر لٹریچر دیا جاتا رہا۔

دورہ جات:۔ عرصہ دورانِ رپورٹ میں خاکسار کو نیویارک جانے کا موقع ملا۔ ماریشس کے مبلغ مکرمی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر کا خط آیا تھا کہ ماریشس کے موجودہ وزیر اعظم ملک کو آزادی ملنے پر اور یو۔این۔او کے ممبر بننے پر نیویارک تشریف لا رہے ہیں۔ ان کو امریکہ میں احمدیہ جماعت کے کام سے روشناس کرایا جائے۔ چنانچہ ماریشس کے وزیر اعظم صاحب کے نیویارک پہنچنے پر خاکسار نیویارک گیا۔ تین چار دن وہاں ٹھہرا۔ وزیر اعظم صاحب سے ملاقات کا وقت مقرر کر کے دو پاکستانی دوستوں ابو البرکات محمود صاحب اور بشارت احمد صاحب جمیل کے ساتھ ان کو ملنے گیا۔ وزیر اعظم صاحب بڑے تپاک سے ملے۔ آدھ گھنٹہ تک ان سے احمدیہ جماعت کی خدمات کے بارے میں گفتگو ہوتی رہی اور امریکہ میں جماعت کے کام پر روشنی ڈالی اور پھر جماعت کی بین الاقوامی حیثیت کو بھی بیان کیا۔ قرآن کریم اور بعض دیگر کتب پیش کی گئیں۔ وزیر اعظم کے ساتھ امریکہ میں متعین ہونے والے سفیر بھی تھے۔ وہ بھی اس مجلس میں موجود تھے اور گفتگو میں شامل رہے۔

دو مرتبہ خاکسار بالٹی مور مشن کے دورہ پر گیا۔ مقامی مشن کے اجلاسوں میں شرکت کی اور مختلف تربیتی مضامین پر تقاریر کی گئیں۔ دونوں موقعوں پر بعض غیر مسلم بھی شریک ہوئے تھے۔

قیدیوں کو تبلیغ:۔ امریکہ کے مختلف قید خانوں سے تقریباً بیس کے قریب قیدیوں کے خطوط آئے جن میں انہوں نے کئی ایک سوالات پوچھے ہوئے تھے جن کے جوابات دئے گئے اور لٹریچر بھجوایا گیا۔ ان قید خانوں میں سے بیس کے قریب افراد پہلے ہی اسلام قبول کر چکے ہیں اور اتنے ہی مزید مطالعہ میں مشغول ہیں۔

اجلاسات:۔ ہفتہ وار اجلاس حلقہ کے تمام مشنوں میں منعقد ہوتے رہے۔ جن میں درس قرآن کریم و حدیث دیا جاتا رہا۔ ممبران تقاریر کرتے رہے۔ تعلیمی کلاسز لی جاتی رہیں جن میں قرآن کریم نماز۔ یسرنا القرآن اور دوسرے اسلامی اصول کے بارے میں اسباق اور لیکچر دئے جاتے رہے۔

آخر میں قارئین سے خاکسار کے تبلیغی کام میں کامیابی۔ انجام بخیر اور امریکہ میں اسلام کی جلد اور تیز ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت ہے

ایک ایسے کارکن کی ضرورت ہے جو سائیکل چلانا جانتا ہو اور لاہور شہر کی پوری پوری واقفیت رکھتا ہو۔ ضرورت مند اپنی درخواستیں اپنے حلقہ کے صدر یا امیر جماعت صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔ تعلیم مڈل تک ہو۔

محمد امجد خان
۱۴ ریس کورس روڈ لاہور ۳

پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر مرحوم

۹

(مکرم داؤد طاہر صاحب ایم اے ربوہ)

(آخری قسط)

دفتر تحریک جدید کے ریکارڈ کے مطابق آپ نے اپنے قیام ہنگری کے دوران حضرت مسیح موعود کی تصنیف لطیف "لیکچر لاہور" حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کی تصانیف احمدیت یعنی حقیقی اسلام۔ تحفۃ الملوک۔ نجات۔ اسلام اور دیگر مذاہب۔ تحفہ شہزادہ ویلز Life and Teaching of the Holy Prophet اور Message from Heaven نیز محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب حال ڈپٹی چیئرمین منصوبہ بندی کمیشن کے مضمون "اسلامی قانون۔ سائنس اور لٹریچر" کا ہنگری زبان میں ترجمہ کرنے میں حصہ لیا یہ تراجم آپ نے خود نہیں کئے تھے بلکہ ہنگرین زبان کے ایک ماہر سے اپنی نگرانی میں کروائے تھے جس نے یہ کام بہت سستے داموں اور بہت مختصر عرصہ میں کر دیا تھا۔ یہ تراجم مشکلات کی وجہ سے زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہو سکے اور دفتر تالیف و تصنیف میں محفوظ ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ بوڈاپسٹ میں قیام کے دوران آپ کی یہ کوشش رہی کہ آپ تحریک جدید پر بار نہ بنے رہیں بلکہ اپنے پاؤں پر خود کھڑے ہو جائیں اسی امر کا ذکر حضور رضی اللہ عنہ کے ایک خط میں موجود ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں:۔

"مجھے اس خط سے بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے لکھا ہے کہ آپ خود اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ ۔ ۔ ضرور ایسا کوشش کریں کہ خود روپیہ کمائیں۔ خواہ بذریعہ ٹیوشن خواہ بذریعہ تجارت اور انجمن کو سبکدوش کریں۔ مگر دو تین باتیں ہیں۔ جن کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے اول یہ کہ جس مقصد کے لئے حضرت صاحب نے آپ کو بھیجا ہے۔ یعنی تبلیغ کے لئے اس کو سب سے اول آپ مدنظر رکھیں اور سلسلہ کا کام پہلے کریں جماعت کی ترقی جماعت کی تربیت اسکو بہرحال مدنظر رکھیں۔ ۔ ۔ "

۲۲ نومبر ۱۹۳۰ء کو حضور کے ارشاد پر آپ واپس وطن آ گئے۔ اس امر کا اعلان الفضل ۲۵ نومبر ۱۹۳۰ء میں موجود ہے

اس طرح آپ کی والدہ محترمہ کا وہ خواب پورا ہو گیا جس میں انہوں نے دیکھا کہ مغرب کا وقت ہے اور وہ اپنے دالان میں بیٹھی ہیں۔ اس وقت یکدم روشنی ہوئی جو کچھ ایسی تیز اور چمک والی تھی کہ اس نے ہر جگہ اجالا ہی اجالا کر دیا۔ وہ حیران ہو کر دیکھنے لگیں کہ یہ لیمپ کس نے جلائے ہیں تو ناگاہ آپ کی نگاہ دو چاندوں پر پڑی جو کہ ان کے دالان میں تھوڑے سے فاصلہ پر چمک رہے تھے۔ دونوں بارھویں یا تیرھویں کے معلوم ہوتے تھے۔ تب آپ کو یہ احساس ہوا۔ کہ اوہو یہ تو دو چاند تھے جن سے ایسی اعلیٰ اور چمک والی روشنی پیدا ہو رہی تھی کہ آنکھیں اس کو دیکھکر حیران ہو ہو جاتی تھیں۔

حضرت خلیفۃ ثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہ خواب برائے تعبیر پیش کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ:۔

"بہت مبارک خواب ہے اور ظاہر اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے بچوں میں سے کوئی بچہ دین کو پھیلانے لگا۔"

ہنگری سے واپسی کے بعد آپ نے سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور سے بی ٹی کا امتحان پاس کیا اور آپ کی تقرری بطور ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ہو گئی۔ جہاں آپ بارہ سال تک ۱۹۴۵ء تک کام کرتے رہے اسی اثناء میں آپ بطور پرائیویٹ امیدوار ایم اے ریاضی کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کر چکے تھے اور جب تعلیم الاسلام کالج لاہور سے ربوہ شفٹ ہو گیا تو آپ کی خدمات بحیثیت لیکچرار ریاضی کالج منتقل کر دی گئیں۔ جہاں آپ تاحیات تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے اسی دوران آپ کو چند سال تک جامعہ نصرت ربوہ میں بھی پڑھانے کا موقعہ ملا۔

آپ کی شادی ۱۹۳۱ء میں ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب مرحوم کی بڑی بیٹی محترمہ نظیر فاطمہ کے ساتھ قرار پائی جن کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو آٹھ بچے عطا فرمائے۔

آپ کو ایران جانے کا بھی شرف حاصل ہوا چنانچہ ۱۹۴۷ء میں جب پارٹیشن ہونے والی تھی تو آپ گرما کی تعطیلات ایران گذار رہے تھے جہاں ان دنوں آپ کے خسر مقیم تھے۔ اسی طرح گذشتہ سال قادیان کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر آپ کو دیار حبیب کی زیارت کا بھی موقعہ ملا۔

آپ کی سیرت کے بعض نمایاں پہلو

مرحوم کو یہ فخر حاصل تھا کہ آپ صحابی ابن صحابی کے فرزند تھے اسلئے آپ نے اس پاکیزہ ماحول میں آنکھیں کھولیں جو احمدیت کا ہر سچا عاشق اپنے گرد پیدا کر لیتا ہے اور یہ اسی ماحول اور مناسب تربیت کا اثر تھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو صحیح معنوں میں ایک احمدی کی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور شروع سے آخر تک آپ فکری و عملی لحاظ سے احمدیت کا ایک چلتا پھرتا مثالی نمونہ بنے رہے۔

مرحوم صوم و صلوٰۃ کے بے حد پابند اور دعاگو انسان تھے۔ میں لمبا عرصہ تک مشاہدہ کرتا رہا کہ باوجودیکہ آپ کی صحت بہت عمدہ نہ تھی اور آپ کے گھر اور مسجد مبارک کے درمیان کافی فاصلہ بھی تھا۔ آپ کم از کم مغرب کی نماز ضرور مسجد مبارک میں ادا کرتے تھے ہاں جب اس طرح صحت پر بہت زیادہ بوجھ پڑنے لگا تو آپ کو مجبوراً یہ سلسلہ بند کرنا پڑا تاہم اپنے محلہ کی مسجد میں باقاعدہ نمازیں ادا کرنے جاتے۔ بارہا جب میں آپ کے پاس بیٹھا ہوتا تھا اور نماز کا وقت ہو جاتا آپ فوراً نماز کی تیاری کرنے اور عین وقت پر نماز میں شامل ہونے کی کوشش کرتے

مرحوم کو اپنے بچوں کی تربیت کا ہر وقت خاص فکر رہتا تھا اور کبھی کسی بچہ سے کوئی غلطی سرزد ہو جاتی تو ہر ممکن ذریعہ سے اس کی اصلاح کرنے کی کوشش کرتے۔ اپنی زندگی میں اپنے بڑے بچے اور بڑی بیٹیوں کی وصیت بھی کروا دی تھی۔ اسی طرح بچوں کو کتب سلسلہ علی الخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کے مطالعہ کی طرف خصوصاً توجہ دلاتے رہتے تھے۔ کچھ عرصہ قبل آپ نے اپنے تیسرے لڑکے کو سکول سے ہٹا کر جامعہ احمدیہ کی حافظ کلاس میں داخل کروا دیا تھا کہ جب وہ بڑا ہو تو دنیاوی علوم کے ساتھ ساتھ علوم دینیہ سے بھی واقفیت اور دلچسپی رکھتا ہو اپنے بچوں کی پڑھائی پر بھی بھرپور توجہ دیتے اور یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ آپ کے تینوں بڑے بچے اس وقت فارغ التحصیل ہو چکے ہیں اور باقیوں کی اپنی اپنی عمر کے مطابق باقاعدہ تعلیم جاری ہے۔ اگر کوئی بچہ پڑھائی میں کمزور ہوتا تو اسے علی الخصوص گھر پر خود وقت دیتے تا اس کی کمی پوری ہو جائے اور وہ بہتر طور پر جماعت میں چل سکے بلکہ ایک جماعت میں دو سال رکھنے سے بھی گریز نہ کرتے تھے۔

مرحوم سے میں جب بھی ملا۔ ان کے محبت کے دامن کو اپنے لئے ہمیشہ ہی وسیع پایا اور انشاء اللہ ہر شخص جسے آپ سے ملاقات کا موقعہ ملا ہو۔ آپ کے متعلق یہی تاثر رکھتا ہے ۔۔۔ آپ میں ایک نمایاں وصف یہ تھا آپ بہت مہمان نواز تھے۔ موسم و وقت کے مطابق سرد یا گرم مشروب یا کھانے سے ہمیشہ ہی تواضع کرتے۔

مرحوم کے مشاغل میں سے باغبانی اور مرغبانی قابل ذکر ہیں۔ آپ نے اپنے گھر میں بہت سے پودے لگا رکھے تھے اور جب صحت اچھی تھی تو خود روزانہ انہیں گوڈی اور آبپاری کرتے۔ تاہم باوجود ہر درجہ احتیاط کے بھی جب زمین اور پانی ناقص ہونے کے سبب پودے صحیح طرح پنپ نہ سکے تو مجبوراً آپ کو یہ مشغلہ تقریباً ترک کر دینا پڑا۔ تین چار سال سے اچھی نسل کی مرغیاں رکھنی شروع کر دی تھیں اور ان کی خوراک کا ہر دم خیال رکھتے

اپنے تینوں بڑے بھائیوں کی طرح آپ کو بھی ہومیوپیتھی سے طبعی اور فطری لگاؤ اور اس علم کا وسیع مطالعہ اور تجربہ ہونے کے سبب آپ کو اس فن میں کافی مہارت حاصل تھی مگر آپ نے اس فن کو کبھی بھی ذریعہ معاش نہیں بنایا بلکہ اسکے ذریعہ مخلوق خدا کی بے لوث خدمت کو اپنا وطیرہ بنائے رکھا۔

مرحوم کے ہاتھ میں خدا نے شفا رکھی تھی اور یہی وجہ تھی کہ آپ کے ہاں اکثر مریض آتے رہتے تھے اور آپ بھی خدمت خلق کے جذبہ سے محمود رہتے ہوئے ہر مریض کو بغیر ہر حاجتمند کی حاجت روائی اپنا فرض سمجھتے اور اسکے مقابلہ پر اپنے آرام یا تکلیف کا کبھی خیال نہ کیا۔ رات کے بارہ بجے بھی کوئی مریض آ جاتا تو اسے بھی انکار نہ کرتے۔

اسی سلسلہ میں یہ وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ ہی ولایتی ادویات کو ترجیح دیتے کیونکہ وہ زیادہ خالص اور عمدہ ہوتی ہیں۔ کالج میں ہومیوپیتھی ڈسپنسری کا قیام آپ کی ہی کے ایماء پر ہوا اور آپ ہی کی نگرانی میں چل رہی تھی۔

حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ مرحوم حقوق العباد کی ادائیگی میں ہمہ وقت مصروف رہتے تھے۔ اسی سلسلہ میں رشتہ دار سب سے مقدم ہوتے ہیں اور آپ کو خدا نے یہ توفیق عطا کی کہ حتی المقدور ان کی خدمت کر سکیں۔ آپ اپنی والدہ و والد کے سعادتمند بیٹے بہنوں اور بھائیوں کے لئے محبت کرنے والے بھائی اور بیوی کے لئے مہربان اور فرض شناس خاوند تھے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس کے اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کی اولاد اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

جماعت احمدیہ کے مختلف مقامات پر تربیتی جلسے

ہیبول عاقل ضلع سکھر

مورخہ ۹ ظہور بعد نماز جمعہ زیر صدارت مکرم میاں محسن صاحب بھٹی صدر جماعت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ نے نہایت عمدہ پیرایہ میں صداقت حضرت مسیح موعود اور آپ کی خدمت اسلام بیان فرمائی۔ نیز بعض تربیتی امور خاص طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریکات کی طرف توجہ دلائی۔

جلسہ میں غیراز جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ بفضلہ تعالیٰ جلسہ کے اختتام پر ایک دوست سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا۔ الحمد للہ دعا کے بعد یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

چاہ جیون سنگھ

مورخہ ۱۸/ ظہور بعد نماز ظہر چاہ جیون سنگھ میں مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر مربی سلسلہ احمدیہ نے توکل علی اللہ کے موضوع پر تقریر کی اور بعض دلچسپ اور ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اسکے بعد مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ نے "حقیقی توبہ" کے موضوع پر ایک ایمان افروز تقریر کی جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ جماعت احمدیہ کو ٹھے والا کے افراد نے اس جلسہ کا اہتمام بہت شاندار طریق سے کیا اور کثرت سے شمولیت کر کے اس جلسہ کو بارونق بنایا۔ آخر میں صاحب صدر نے دعا کرائی اور جلسہ بعد عافیت برخاست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

رحمان آباد

مورخہ ۸/ ظہور جلسہ زیر صدارت حاجی عبدالرحمان صاحب صدر جماعت ہذا بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن مجید مکرم سید علی اکبر صاحب نے کی۔ بعدہٗ چوہدری سعید عالمگیر صاحب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات کی جلد ادائیگی کی تحریک کی جو وقف عارضی کے سلسلہ میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ کے بعد مکرم حکیم نذیر احمد صاحب ربانی شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے پون گھنٹے تک انسان کا مقصد حیات بیان کرتے ہوئے احکام الٰہی کی بجا آوری اور ماموریں زمانہ کی شناخت کے بعد احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف نہایت عمدہ پیرایہ میں توجہ دلائی۔ تیسری تقریر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ نے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کے موضوع پر فرمائی۔ جس میں جماعت کی بیرون ممالک میں تبلیغی مساعی مبلغین جماعت کی قربانیوں اور ان کے نتائج کی وضاحت کی۔

جلسہ میں پچاس کے قریب غیراز جماعت نے بھی شرکت کی۔ علاوہ ازیں جماعت گوٹھ عبدالحمید اور بانڈھی شہر کے احباب بھی شریک جلسہ ہوئے مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔

دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے مفید نتائج پیدا فرمائے۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

مجلس ارشاد کا پروگرام
سولہ بڑی جماعتوں کیلئے لازمی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ارشاد فرما چکے ہیں کہ جس طرح مرکز میں مجلس ارشاد مرکزیہ کے زیر اہتمام تقاریر ہوتی ہیں اسی طرح حسب ذیل دس بڑی جماعتوں میں بھی تقاریر ہوا کریں۔

(۱) کراچی (۲) ملتان (۳) ساہیوال (۴) لاہور (۵) سیالکوٹ (۶) راولپنڈی (۷) پشاور (۸) ڈھاکہ (۹) سرگودھا (۱۰) لائلپور۔

ان جماعتوں کے امراء اور مربی صاحبان اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ مرکز کے پروگرام کے مطابق اپنے اپنے ہاں اجلاس کرتے رہیں اور اس کی رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجواتے رہیں۔

اب ایک تازہ ارشاد میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس پروگرام کو مندرجہ ذیل چھ اور جماعتوں کیلئے بھی ضروری قرار دیدیا ہے جن کے نام یہ ہیں۔

۱۔ کوئٹہ (۲) گجرات (۳) گجرانوالہ (۴) حیدرآباد ۵۔ چاٹگام (۶) برہمن بڑیہ۔ ان جماعتوں کے امراء اور مربی صاحبان کا فرض ہے کہ مرکز کے مقررہ پروگرام کے مطابق جس کا اعلان الفضل میں ہو چکا ہے۔ باقاعدہ اجلاس منعقد کرو دیں اور رپورٹ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ

بی۔ فارمیسی (علم الادویہ) پنجاب یونیورسٹی لاہور

یہ وہ مضمون ہے جو بہت پرانا ہے اور جس کی اہمیت میڈیسن کے ساتھ ساتھ ارتقا پذیر رہی ہے اس مضمون کا عالم ماہر الادویہ کہلاتا ہے۔ پرانے دفتوں میں ڈاکٹر ہی diagnos کرتا۔ اور وہ ہی dispense کرتا تھا مگر زمانے کی ترقی کے ساتھ ڈاکٹری اور ادویہ کا شعبہ الگ الگ ہو گئے ہیں اب ڈاکٹر صرف diagnose کرتا ہے اور dispenser اسے dispense کرتا ہے۔

مغربی پاکستان میں اس کے دو شعبہ جات ہیں۔ ایک پنجاب یونیورسٹی لاہور سے متعلق ہے۔ جہاں پہلے B. Pharmacy تک تعلیم دی جاتی تھی مگر اب دو سال سے M. Pharm شروع ہو گیا ہے اور دوسرے کراچی میں ہے اور کراچی یونیورسٹی سے متعلق ہے۔ اسی طرح ڈھاکہ میں بھی ایک شعبہ ہے۔ جہاں فارمیسی کے گریجوایٹ کو B.Sc (Phomacy) کی ڈگری دی جاتی ہے۔

گذشتہ چند سالوں سے پاکستان میں اس کی ضرورت بہت بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ حکومت کی کوشش ہے درآمد (ادویات) کو بہت ہی کم کر دیا جائے۔ اور اس کی جگہ خود پوری کی جائے۔ فارمیسی کے گریجوایٹ Pharmaceutical Industries میں کام کرتے ہیں۔ کیونکہ ان انڈسٹریز میں فارمیسی گریجوایٹ نہیں ملتے اس لئے انہیں مجبوراً B - Sc والوں کو لگانا پڑتا ہے۔

داخلہ کیلئے قابلیت: یہاں پر داخلہ دو مساوی بندشوں میں ہوتا ہے۔ پچھلے سالوں میں فرسٹ ایئر میں ۵۰ طلباء کو داخلہ دیا گیا ہے۔ جس کا سٹیٹس یہ ہوتا ہے

۱۔ ایف ایس سی (میڈیکل) فرسٹ ڈویژن سیکنڈ ڈویژن (Male) ۴۵ سیٹ

۲۔ بی۔ ایس۔ سی (فرسٹ و سیکنڈ ڈویژن) (Male) ۱۵ سیٹ

(میڈیکل ان ایف۔ ایس سی)

۳۔ (ا) غیر ملکی ۵ سیٹ۔ جن میں عام طور پر اردن کے طلباء کو داخلہ دیا جاتا ہے (Male - Female)

(ii) مشرقی پاکستان ۱ سیٹ

(iii) ایف۔ ایس۔ سی (میڈیکل) (فرسٹ و سیکنڈ کلاس) Female - ۴ سیٹ

یہ داخلہ خالصتاً میرٹ کے لحاظ سے ہوتا ہے۔

داخلہ کے لئے طریق کار۔ انٹرمیڈیٹ کا نتیجہ نکلنے کے بعد پاکستان ٹائمز اور مشرق میں (عام طور پر) اعلان شائع ہوتا ہے اور داخلہ فارم یونیورسٹی sale depot (اولڈ کیمپس) سے مل جاتے ہیں

(کلاسز بھی اولڈ کیمپس اور K.E میڈیکل کالج میں ہوتی ہیں)

وظائف و مراعات: ایف۔ ایس۔ سی میں اچھے نمبر والوں کو یونیورسٹی سکالرشپ مل جاتا ہے جو کہ اچھی خاصی امداد ہوتی ہے۔ اسی طرح سہگل فاؤنڈیشن اور داؤد فاؤنڈیشن کی جانب سے ٹاپ کرنے والے طلباء کو وظیفہ ملتا ہے۔ ۵٪ طلباء کو ساری فیس معافی کی رعایت دی جاتی ہے۔ اور بعض طلباء کو ڈسٹرکٹ کونسل بھی وظائف دیتی ہے۔ **فیس** یہاں کی فیس -/Rs 20 ماہانہ ہے۔

ہوسٹل: یونیورسٹی کے ساتھ مندرجہ ذیل ہوسٹل منسلک ہیں۔

(۱) Cresent Hostal (۲) Majithia Hall (۳) M.A.O College Hostal (۴) اور نیو کیمپس کے ہوسٹل بھی شامل ہیں (۵) احمدیہ ہوسٹل ماڈل ٹاؤن لاہور

نیو کیمپس اور Majithia Hall کے ہوسٹلوں میں علیحدہ علیحدہ کمرہ مل جاتا ہے۔ مگر باقی ہوسٹلوں میں دو یا تین طلباء اکٹھے رہتے ہیں۔

ہوسٹل کا خرچ نارمل 130 ـــــ 150 تک ہوتا ہے

اگر کسی خادم کو اب بھی ضرورت ہو تو وہ ربوہ میں خاکسار سے اس پتہ پر رابطہ قائم کر سکتا ہے۔ مجیب اللہ C/O افضل برادرز گولبازار ربوہ یا آفس انچارج شعبہ فارمیسی پنجاب یونیورسٹی اولڈ کیمپس لاہور

۴ کی خدمت میں بھجواتے رہیں۔ امید ہے کہ احباب جماعت حضور کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے اس علمی تربیت سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔ (نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

پاکستان کی زرعی ترقی

(ایم شفیع نیاز سربراہ شعبہ زراعت و خوراک منصوبہ بندی کمیشن)

پاکستان دنیا کے ان معدودے سے چند ترقی پذیر ممالک میں سے ایک ہے جنہوں نے گزشتہ دس سال کے دوران زرعی ترقی کی شرح میں سالانہ ۵ فی صد سے زیادہ اضافہ کر لیا ہے۔ اس سلسلے میں اس نے دوسرے ملکوں کی نسبت نہ صرف امتیاز حاصل کیا ہے بلکہ اس دور سے پہلے کے دس برس کے مقابلے میں اس کی زرعی ترقی کی شرح بہت اونچی رہی ہے اور ۶۸-۱۹۶۷ء میں ختم ہونے والے دس سال کے دوران ۴ء۳ فی صد رہی جب کہ اس سے پہلے کے دس برس میں یہ شرح صرف ۱ء۳ فی صد تھی۔ زراعت میں حیرت انگیز ترقی خصوصیت سے فصلوں میں زیادہ پیداوار کا نتیجہ تھی اگرچہ دوسرے ذیلی شعبوں میں ترقی کی شرح نسبتاً سست رفتار تھی۔ لیکن بہرحال ان ذیلی شعبوں کی ترقیاتی شرح اضافہ آبادی کے مقابلے میں بہت زیادہ تھی۔ غذائی اجناس اور تجارتی فصلوں دونوں نے اس تیز رفتار ترقی میں حصہ لیا ہے۔

۵۱-۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والے تین سال کی غذائی پیداوار کے اوسط کے مقابلے میں ۶۰-۱۹۵۹ء میں ختم ہونے والے تین سال کی غذائی پیداوار کے اوسط میں تقریباً ایک فی صد اضافہ ہوا۔ اس کے برخلاف ۶۸-۱۹۶۷ء میں ختم ہونے والے تین سال میں یہ اضافہ ۳۲ فی صد تھا۔ ساتھ ہی ساتھ گزشتہ دس سال میں گنے کی پیداوار میں بالترتیب ۴ء۲ فی صد اور ۸۴ فی صد کپاس کی پیداوار میں ۲۳ فی صد اور ۷۰ فی صد اور تیلہن کی پیداوار میں بالترتیب ۳ فی صد اور ۱۰ فی صد اضافہ ہوا۔ مچھلی کی پیداوار میں بھی گزشتہ دس سال میں ۱۹۵۸ء اور ۱۹۵۱ء کے مقابلے میں ۲۳ فی صد اضافہ ہوا۔ مویشیوں اور مویشیوں کی مصنوعات میں بھی تقریباً اتنا ہی اضافہ ہوا (یعنی ۲ فی صد سے کم) جتنا کہ ۶۰-۱۹۵۹ء سے ۶۸-۱۹۶۷ء تک گزشتہ دس سال میں آبادی میں ۲ء۵ فی صد اضافہ ہوا۔

فصلوں کی پیداوار میں گزشتہ دس سال کے دوران یہ اضافہ متعدد عوامل کا نتیجہ تھا جن میں حکومت کی بہتر انداز سے تشکیل کردہ اور محکم پالیسیاں شامل ہیں۔ حکومت کے استحکام نے خود عوام کا اعتماد حاصل کر لیا اور اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ حکومتی پالیسیوں پر پابندی اور کامیابی سے عمل ہوا۔ اور عوام کی جانب سے ان پر پابند جاندار ردعمل کا اظہار کیا گیا جن میں لاکھوں کاشتکار بھی شامل ہیں۔ حکومت کے مختلف پالیسی اقدامات نے فصلوں کی پیداوار پر اثر انداز ہونے والی ترغیبوں کی ہمت افزائی کی اور موجودہ انتظامات میں تبدیلیاں پیدا کیں جن کے باعث زراعت کی تیز رفتار ترقی میں کامیابی ہوئی (باقی)

درخواست دعا

۱۔ میرے والد مکرم سید عبدالرشید صاحب انگلستان میں بعارضہ اپنڈے سائٹس بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ دعاجلہ عطا فرمائے۔
(سید لیاقت منصور دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار گلے خرابی کی وجہ سے بیمار ہے اور ان دنوں بغرض علاج لاہور میں مقیم ہے جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(عبدالحفیظ خان۔ ویروالی)

نوٹس نیلام
برائے رقبہ عارضی کاشت

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۲/۹/۶۸ کو بوقت دس بجے صبح صدر دفتر جنگلات میانوالی میں ۱۲۳۷ ۔ ایکڑ رقبہ جو کہ میانوالی ڈویژن کے مختلف جنگلوں میں واقع ہے برائے عارضی کاشت ایک سال ربیع و خریف ۱۹۶۹ء بذریعہ نیلام عام ٹھیکہ پر دیا جائے گا تفصیلات دفتر زیر دستخطی سے اور میانوالی و کندیاں کالا باغ رجیانہ آباد سے دوران دفتر کے اوقات میں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ کل زر نیلام کا ۱/۴ حصہ کامیاب بولی دہندہ سے موقع پر وصول کیا جائے گا۔ دیگر شرائط نیلام موقع پر سنائی جائیں گی۔

مہتمم جنگلات
(میانوالی۔ فارسٹ ڈویژن۔ میانوالی)
INF(M)/208

اپنا انکم ٹیکس خود ہی تشخیص کیجیے

خود تشخیص شدہ گوشوارے برائے سال ۶۹-۱۹۶۸ء
۱۵ ستمبر ۱۹۶۸ء تک داخل کر دیجیے۔

خود تشخیص طریق کار کی سہولتوں کے تحت آپ کا خود پیش ہونا یا کھاتے پیش کرنا ضروری نہیں۔ اپنا انکم ٹیکس خود تشخیص کر کے آپ غیر ضروری مالی اخراجات اور الجھنوں سے بچ سکتے ہیں۔
ان سہولتوں سے وہ تمام لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن کی کل آمدنی چھ ہزار سے زیادہ اور پچیس ہزار روپے تک

۲۔ یہ پچیس ہزار روپے کی بالائی حد ان لوگوں پر عائد نہیں ہوتی جن کی کل آمدنی کا ۷۵ فیصد حصہ تنخواہ، سود، مکان کا کرایہ اور ڈویڈنڈ سے حاصل ہوتا ہے۔
خود تشخیص طریق کار ان لوگوں پر بھی عائد ہوتا ہے جن کی تنخواہوں سے انکم ٹیکس کاٹ لیا جاتا ہے۔

آمدنی کے گوشواروں کے فارم اور طریق خود تشخیص کے تحت ٹیکس کی ادائیگی کے چالان کسی بھی انکم ٹیکس دفتر سے بلاقیمت حاصل کئے جا سکتے ہیں

آخری تاریخ ۱۵ ستمبر یاد رکھیے

مزید تفصیلات کے لئے قریب ترین انکم ٹیکس آفس سے رجوع کیجئے

شائع کردہ: سینٹرل ریونیو بورڈ۔ حکومت پاکستان

DFP THAVER

الہام اور فطرتِ صحیحہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں

عرفانِ نفس سے خدا تعالیٰ ملتا ہے لیکن کلامِ الٰہی کے بغیر یہ عرفان حاصل نہیں ہو سکتا

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"ایمانِ کامل کبھی خالی فطرت کے غور سے حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ فطرت کامل ہو تو الہامِ کامل اس سے جدا ہی نہیں رہ سکتا وہ فوراً اس پر اسی طرح آ گرتا ہے جس طرح وائرلیس کے صحیح آلہ پر خود بخود خبر گرنے لگتی ہے یا جواب بجلی پر بجلی۔

غرض الہام اور فطرتِ صحیحہ ایک جوہر کے دو ٹکڑے ہیں اور اُن کو الگ الگ سمجھنا سخت نادانی اور بے وقوفی ہے۔ فطرتِ صحیحہ اور جذباتِ متناسب کے نتیجہ میں ہی عشقِ الٰہی کی آگ بھڑکا کرتی ہے جو کلام کو کھینچ لیتی ہے اور وصال کو آسان کر دیتی ہے۔ پس صحیح اور آسمانی کلام وہی ہو سکتا ہے جس کو فطرتِ صحیحہ اور جذبات سے کامل اتصال ہو اور بجائے جذبات کو مارنے کے وہ ان کو صحیح طور پر ابھارے اور فطرتِ صحیحہ اس کی تصدیق کرے کہ ہاں یہ کلام میرے جسم کا دوسرا ٹکڑا ہے اور فوراً اس کی طرف لپک پڑے۔ اس کے مقابلہ میں جو کلام فطرتِ صحیحہ کو مارنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ یقیناً کتابِ مکنون کے مخالف چلتا ہے اور خواہ منہ سے اس کی کس قدر ہی تصدیق کریں۔ دل اس پر مطمئن نہیں ہو سکتے اور وہ ضرور اپنے مقصد کے پورا کرنے میں ناکام رہتا ہے کیونکہ وہ نصف دھڑ کی طرح ہے یا مجرد نر ہے کہ جو بغیر مادہ کے بچہ نہیں دے سکتا۔ غرض قرآن کریم کو یہ ایک بہت بڑی فضیلت حاصل ہے کہ وہ کتابِ مبین بھی ہے اور فطرتِ صحیحہ انسانیہ میں بھی یہ کتاب موجود ہے یعنی اس کا کوئی حکم انسانی فطرت کے مغائر نہیں۔ لیکن چونکہ بغیر آسمانی مدد کے فطرتِ صحیحہ کے باریک خزائن کا بھی اظہار نہیں ہو سکتا اس لئے اللہ تعالیٰ کتابِ مبین اتارتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے کتابِ مکنون کا ظہور ہو اور کتابِ مکنون کے ذریعہ سے کتابِ مبین کی لوگوں کو شناخت ہو۔ اسی حقیقت کو علماء نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ
فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

یعنی دقائقِ فطرت کو سمجھنے سے ہی انسان کو خدا ملتا ہے مگر یہ فقرہ ناقص ہے اور شعر کا صرف ایک مصرعہ ہے۔ حق وہی ہے جو قرآن کریم نے بتایا ہے کہ عرفانِ نفس سے صرف خدا ملتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے کلام کے بغیر عرفانِ نفس بھی حاصل نہیں ہوتا۔ گویا انسان اپنی حقیقت کو سمجھنے کے لئے بھی کتابِ مبین کا محتاج ہے اور یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے وابستہ اور پیوستہ ہیں۔

(تفسیر کبیر)

شعبہ تجنید

لجنات اماء اللہ کی سالانہ رپورٹوں میں یہ امور ضرور درج فرمائیں:۔

۱۔ کل تعداد ممبرات
۲۔ دوران سال کتنی نئی ممبرات لجنہ میں شامل ہوئیں۔
۳۔ کتنی نئی لجنات قائم کی گئیں۔
۴۔ فارم تجنید اصل ممبرات کی تعداد کے مطابق پُر کر کے بھجوائے جائیں

(سیکرٹری تجنید لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

وعدہ جات فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

مکرم نذیر احمد ناصر سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن حلقہ دار النصر شرقی ربوہ نے رپورٹ فرمائی ہے کہ ان کے حلقہ کے مندرجہ وعدہ کنندگان احباب نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے اپنے کئے ہوئے وعدہ کی مکمل رقم ادا کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ان احباب کو اپنے دینی و دنیوی انعامات اور فضلوں سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ آمین:۔

۱۔	میاں ناظر دین صاحب	۳۰ روپے	۲۔	ڈاکٹر سراج دین صاحب	۱۵۰ روپے
۳۔	بابو محمد بخش صاحب	۱۲۵ ؍	۴۔	مستری بشیر احمد صاحب	۱۰۰
۵۔	میاں حشمت علی صاحب	۱۵۰ ؍	۶۔	محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ	۱۲
۷۔	عبد السلام صاحب طاہر	۱۰۰ ؍	۸۔	ملک محمد علی صاحب	۱۰۰
۹۔	مستری محمد اسلم صاحب	۵۰ ؍	۱۰۔	محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ	۵۰
۱۱۔	نذیر احمد صاحب ناصر	۱۲۰ ؍			

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے داماد راجہ نصیر احمد صاحب سب انسپکٹر پولیس لاہور بعارضہ لیور کینسر خطرناک مرض سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر محمد شفیع پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ۔)

۲۔ نگر پارکر (سندھ) کے علاقہ میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط سالی کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ احبابِ کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی بارش برسائے۔ اور ہماری پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

(خاکسار میر عبد الواحد جاوید معلم وقفِ جدید سندر کھجلیوہ نگر پارکر)

وقفِ جدید کا مالی سال ختم ہو رہا ہے

امراء اور صدر صاحبان فوری طور پر اس چندے کی طرف توجہ فرمائیں

احبابِ جماعت کو علم ہوگا کہ وقفِ جدید کا مالی سال (دفتر دوم) دسمبر کے مہینے تک اختتام پذیر ہو جاتا ہے مگر ابھی تک بہت سی جماعتیں ایسی ہیں کہ جنہوں نے باوجود یاد دہانیوں کے اپنے بجٹ کو پورا نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ وعدہ کرنے والے سُست ہیں وجہ صرف یہ ہے کہ اُن کے پاس یا تو عہدیدار نہیں پہنچتے اور یا پھر اُن کی جماعت میں باقاعدگی اور تنظیم کے ساتھ چندوں کی وصولی کا مؤثر انتظام نہیں۔ دونوں صورتوں میں عہدیداران جماعت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے مقامی نظام کو بہتر اور مؤثر بنائیں۔ اور کوشش کریں کہ سال کے دوران ہی سب دوستوں سے ان کے وعدے کے مطابق چندہ وصول کر لیا جائے۔ آخری ایام میں (بالخصوص اس سال جب کہ رمضان المبارک اور جلسہ کی مصروفیات ہوں گی) چندوں کے لئے تنگ و دو دقت طلب ہوگی۔ اس لئے عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ کوشش کر کے رمضان المبارک سے پیشتر ہی اس ذمہ داری سے عہدہ برا ہونے کی کوشش فرمائیں۔ (ناظم مال وقفِ جدید)

ربوہ کے احباب کے لئے اعلان

ربوہ میں جن احباب نے اپنے گھروں میں کتے رکھے ہوئے ہیں ان کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ یہ انتظام کر رہی ہے کہ ان سب کو اینٹی ریبیز ٹیکے لگوا دیئے جائیں لہٰذا احباب اس بارہ میں کمیٹی کو مطلع کریں تاکہ کتوں کی تعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ٹیکے لگوائے جا سکیں۔ نیز ربوہ میں عنقریب آوارہ کتوں کو مارنے کی مہم شروع کی جا رہی ہے اس لئے احباب اپنے پالتو کتوں کو آوارہ پھرنے سے روکیں۔ (چیئرمین ٹاؤن کمیٹی۔ ربوہ)

ضروری اطلاع وقفِ جدید میں کلرک کی آسامی کے لئے جن امیدواروں نے درخواستیں دی ہیں وہ انٹرویو کے لئے ۲ تبوک ۷ ستمبر بروز بدھ صبح ۸ بجے دفتر وقفِ جدید میں پہنچ جائیں (ناظم ارشاد)